REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۲۸   شمارہ ۱۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

Baitul Mal
Sadr Anjuman Ahmadiyya
QADIAN-143516 (INDIA)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۹ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مورخہ ۳ اپریل ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

مدراس میں محترمہ بیگم صاحبہ کا اپریشن کامیاب رہا۔ الحمدللہ

قادیان ۹ شہادت (اپریل) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مدراس سے مورخہ ۷۹-۴-۹ کو بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن آج پچھلے پہر بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ الحمدللہ۔ تفصیلی اطلاع کا انتظار ہے۔ احباب جماعت خصوصی دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لائیں۔ آمین۔

۱۴ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ | ۱۲ شہادت ۱۳۵۸ ہش | ۱۲ اپریل ۱۹۷۹ء

جماعتِ احمدیہ کیرنگ کا پندرھواں (۱۵) کامیاب جلسہ سالانہ

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان اور صوبہ اڑیسہ کے ایک منسٹر کی شرکت

اخبارات اور ریڈیو میں احمدیت کا تذکرہ!!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ کٹک

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ کیرنگ عرصہ ۱۵ سال سے اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتی آرہی ہے۔ چنانچہ اس سال بعد مشورہ پندرھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۴ و ۲۵ مارچ کو منعقد کرنے کا طے پایا۔ اور محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان سے اجازت حاصل کر لی گئی۔ اور ساتھ ہی احباب جماعت اور خدام نے جلسہ کی تیاری شروع کر دی۔ اس سال جماعت کے خدام کے ساتھ ساتھ مُوسیٰ بنی کے خدام نے بھرپور تعاون کیا۔

مہمانانِ کرام کی تشریف آوری

اس جلسہ میں شرکت کے لئے باہر سے مکرم جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ اُتر پردیش مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاءؔ مبلغ بھاگلپور اور مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان مدراس سے تشریف لائے۔ جلسہ کے لئے تین استقبالیہ گیٹ بنائے گئے تھے۔ محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اور دیگر مہمانان کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ مورخہ ۲۳ مارچ کو جمعہ تھا محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اسی روز شام بعض دلچسپ ورزشی مقابلے ہوئے۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۲۲ مارچ کی شام کو مسجد احمدیہ کے وسیع صحن میں جو حال ہی میں کثیر رقم خرچ کر کے جماعت نے تیار کی ہے، محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی زیرِ صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ جس میں مبلغینِ کرام نے تقاریر کیں۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس

مورخہ ۲۴ مارچ کی صبح ۹ بجے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیرِ صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار شیخ عبدالحلیم مبلغ کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد محترم صدرِ جلسہ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعدہٗ مکرم روشن احمد خان نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

افتتاحی تقریر

محترم صدرِ جلسہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا، اس کے ذریعہ جماعت کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعہ تبلیغ بھی ہوتی ہے۔ تربیت بھی۔ نئی پود جماعت کے عقائد سے واقفیت حاصل کرتی ہے۔ بھائیوں سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ ہم سب مل کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

معزز مہمانوں کی تقاریر

ازاں بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اُتر پردیش نے ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر اور مکرم شمس الحق صاحب معلم وقفِ جدید نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں صوبہ اڑیسہ کے بعض منسٹروں کو دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ مکرم جناب پرتاپ چندر مہانتی ریونیو منسٹر۔ مکرم سُدرشن مہانتی ایم۔ایل۔اے۔ مکرم شری روی داس ایم۔ایل۔اے دھرم سالہ۔ شری ڈی۔سی پٹنائک سابق کمانڈر اڑیسہ ملٹری فورس۔ جناب ایس ڈی او صاحب خوردھا۔ اور دیگر افسرانِ بالا تشریف لائے۔ مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ اور مکرم ناگونی ساہو صاحب ہیڈ ماسٹر زیب النساء ہائی سکول کیرنگ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ دونوں ایم۔ایل۔اے صاحبان نے تقریریں کیں۔ اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ جناب روی داس نے کہا کہ اگر دنیا میں حقیقت میں امن قائم ہونا ہے تو میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ اسی جماعت کے ذریعہ قائم ہوگا۔ اس کے بعد مکرم منسٹر صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ احمدیت کی تعلیم پہلے سے موجود تھی لیکن آج ہم کو اس جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ آپ نے کہا یہ بھارت، دھرم کا دیش ہے۔ اس میں سب کو اجازت ہے کہ وہ اپنا اپنا پرچار کریں۔ آخر میں آپ نے کہا کہ اگر احمدیت کی تعلیم پر دنیا عمل کرتی تو آج ملکوں ملکوں میں جھگڑا نہ ہوتا۔ اس کے بعد مکرم ڈی سی پٹنائک نے کہا کہ آج اس اجلاس کو دیکھ کر میرا دل و دماغ روشن ہو گیا ہے میرے دماغ میں اسلام کے متعلق کچھ اور دھارنا تھا۔ لیکن اس مجلس کو دیکھ کر سب بھول گیا ہوں۔ مجھے اس جماعت سے محبت پیدا ہو گئی ہے۔ اور مجھے اس مسجد میں دعا کرنے سے جو دل کو تسلی ملی ہے وہ کہیں اور نہ مل سکی۔

آخر میں محترم صدر جلسہ نے احمدیت کے اصول اور عقائد بہترین پیرایہ میں بیان فرمائے اور جماعتِ احمدیہ کی حسن کارکردگی کو بیان فرمایا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صدارت میں چار بجے شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے کی اور نظم مکرم شیخ داروغہ صاحب نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی زیرِ عنوان برکاتِ خلافت ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم سید تنویر احمد صاحب کی ضرورتِ مذہب کے عنوان پر۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۱۲ شہادت ۱۳۵۸ ہش

مالی سال کا آخر اور احباب جماعت کا فرض!

اخبار بدر کا یہ پرچہ جب قارئین کرام کے ہاتھوں میں پہنچے گا اُس وقت صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں صرف چند روز باقی رہ جائیں گے۔ کیونکہ یہ مالی سال ۳۰ اپریل ۷۹ء کو ختم ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد نئے سال کا آغاز ہوگا۔ احباب جماعت کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ مالی سال کے آغاز میں اس سال کے اندر کئے جانے والے اخراجات کا اندازہ کر کے اس کا بجٹ بناتی ہے۔ اور پھر اس کے مطابق اخراجات عمل میں لائے جاتے ہیں۔ قادیان کے علاوہ ہندوستان کی دوسری جماعتیں بھی سال کے آغاز میں اپنی اپنی جماعت کے لازمی و دیگر چندہ جات کا بجٹ بنا کر مرکز میں بھجوا دیتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت فضل و احسان ہے اور احباب جماعت کی خوش بختی ہے کہ اکثر جماعتیں اپنے مجوزہ بجٹ کے مطابق چندہ جات کی ادائیگی کر کے سرخرو ہو جاتی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کی سستی کی وجہ سے اُن کے بقایا جات رہ جاتے ہیں۔ یہ بات ایک حقیقت ہے اور احباب جماعت کو ہمیشہ یہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے رستے میں مال خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اُس میں بہت برکت عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃٍ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃٍ مائۃ حبۃٍ واللہ یضٰعف لمن یشآء واللہ واسعٌ علیم۔

ترجمہ:- جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کے اس فعل کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے۔ اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ (بقرہ: آیت ۲۶۲)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ومثل الذین ینفقون اموالھم ابتغاء مرضات اللہ وتثبیتًا من انفسھم کمثل جنۃٍ بربوۃٍ اصابھا وابلٌ فاٰتت اکلھا ضعفین فان لم یصبھا وابلٌ فطلٌّ واللہ بما تعملون بصیر۔

ترجمہ:- اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں اُن کے خرچ کی حالت اُس باغ کی حالت کے مشابہ ہے جو اونچی جگہ پر ہو اور اُس پر تیز بارش ہوئی ہو۔ جس کی وجہ سے وہ اپنا پھل دوچند لایا ہو۔ اور اُس کی یہ کیفیت ہو کہ اگر اس پر زور کی بارش نہ پڑے تو تھوڑی سی بارش ہی اُس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ (البقرہ: آیت ۲۶۶)

مندرجہ بالا ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اگر اموال خرچ کئے جائیں تو وہ کئی گنا بڑھتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان پر بہت سے افضال اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ اُس کے دل کی مضبوطی کا باعث بھی بنتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اگر دستِ عطا در نصرتِ اسلام بکشائید
ہم از بہرِ شما ناگاہ یدِ قدرت شود پیدا

ترجمہ:- اگر تم اسلام کی تائید کے لئے سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو تمہارے لئے بھی اچانک اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جائے گا۔

یعنی اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ تمہارے لئے اچانک ظاہر ہو اور تم درخشندہ و تابندہ تجلیات اور تائیدات ربانی کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھو تو تمہیں چاہیئے کہ اسلام کی مدد اور نصرت کے لئے اپنی بخشش اور سخاوت کا ہاتھ کھول دو اور اپنے اموال کو بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں نچھاور اور قربان کر دو۔

کون ایسا احمدی ہوگا جو یہ نہ چاہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ہاتھ نہ دیکھے اور کونسا ایسا احمدی ہوگا جو یہ نہ چاہے گا کہ اسلام کے غلبہ اور تائیدات ربانی کا اپنی آنکھوں سے نظارہ نہ کرنا چاہیئے۔ یقیناً ہر احمدی کی یہ دلی خواہش ہے کہ خواہ اُسے اپنے پورے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پڑیں۔ خواہ اُس کی ساری جائداد اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ختم ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کے ساتھ وہ غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر دیکھنے کی خواہش کرتا ہے۔

پس احباب جماعت کے سامنے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت واضح ہو چکی ہے لیکن نیکی اگر وقت پر کی جائے تو وہ زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اور جب وقت گزر ہو جائے تو اُس وقت کی گئی نیکی فائدہ تو ضرور دے گی۔ لیکن شاید وہ اتنی برکات کی حامل نہ ہو جتنی برکات کی حامل وقت پر کی گئی نیکی ہو سکتی ہے۔

ہم سب کو اپنی مالی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہیئے۔ اور ہم میں سے اگر کسی کا بھی چندہ جات کا بقایا چلا آرہا ہے تو اُس بقایے کو جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ مالی سال کے اختتام تک اپنے اپنے بجٹ کے مطابق بلکہ اس سے زیادہ ادائیگی کر دی جائے۔ کیونکہ مومن تو نیکیوں میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتا ہے۔ اس کا قدم کسی بھی حالت میں پیچھے کو نہیں آتا۔ کیونکہ اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے میں ہمارا اپنا ہی تو فائدہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے۔ اور تم فقراء ہو خدا تعالےٰ کو تو کسی مال کی ضرورت نہیں۔ وہ ہمیشہ سے غنی ہے۔ اور اس دن سے غنی ہے جب اُس نے تم کو سورج کی روشنی سے فائدہ پہنچانے کے لئے پیدا کیا۔ جب تمہارا سخی، تمہارا دیالو، جب تمہارا بخشنہار رب تمہارے دروازے پر آکر تمہارے اموال کا مطالبہ کرتا ہے تو اس میں تمہارا ہی فائدہ اُسے مدِ نظر ہوتا ہے۔"

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۷۳ء ص ۶)

اس میں شک نہیں کہ بہت سے ایسے مخلصین ہوں گے جنہوں نے اپنے بجٹ کے مطابق چندہ جات ادا کرنے کے علاوہ زائد بھی ادائیگی کی ہوگی۔ لیکن جن جماعتوں کے افراد کے تا حال بقایے چلے آرہے ہیں انہیں اس سلسلہ میں بہت زیادہ مجاہدہ اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی بر وقت عدم ادائیگی کی صورت میں صدر انجمن کا کوئی کام متاثر ہو۔ یقیناً آپ اس کا خیال رکھیں گے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس طرف متوجہ کریں گے۔ احباب جماعت اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لے کر کوشش کریں کہ اس مالی سال کے اندر اندر آپ کے چندہ جات مرکز میں پہنچ جائیں۔ اور آپ اس سال کی ذمہ داری سے سُرخرو ہو کر آئندہ سال کے لئے تیاری کر سکیں۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی مالی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کے مطابق قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جاوید اقبال اختر

نامزدگی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قادیان

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب گجراتی درویش کو بطور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قادیان نامزد کیا گیا ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء تک کے لئے اُن کی اس نامزدگی کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

خطبہ عید الاضحی

عید الاضحی کا تعلق فریضۂ حج سے ہے اور فریضۂ حج کا تعلق ایک ایسی قربانی سے ہے جو انتہائی ذاتی محبت کی متقاضی ہے

اور انتہائی محبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان کو خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل نہ ہو

انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے بعد اپنی گردن خدا کے سامنے جھکا دے اور اسکی رضا پر راضی ہو جائے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ نبوت ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

عید قربان کے ساتھ ہمیشہ ہی روحانی لحاظ سے باران رحمت کا تعلق رہتا ہے۔ کبھی یہ تعلق ظاہری طور پر نظر بھی آتا ہے جیساکہ آج اس موقعہ پر بھی نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دنیوی باران رحمت سے بھی نوازا ہے۔ خدا کرے ہماری قربانیاں اس کے حضور ہمیشہ قبول ہوتی رہیں۔ یہ عید جسے بڑی عید بھی کہتے ہیں اور عید اضحیہ بھی کہتے ہیں اور عید قربان بھی کہتے ہیں، اس کا تعلق فریضۂ حج کے ساتھ ہے جو ہر سال مکہ مکرمہ میں ادا کیا جاتا ہے اور اس فریضہ کا ادا کرنا

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

کی رو سے ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو اس کے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

جہاں تک طاقت کا سوال ہے اس کے لئے بہت سی چیزوں کی اور بہت سے حالات کی ضرورت ہے اور اس پر پہلوں نے بھی بحث کی ہے اور ہماری مختلف تقاریر میں بھی ذکر آتا رہتا ہے۔ بعض مضامین میں بھی ان کے متعلق لکھا جاتا ہے اس لئے اس تفصیل میں جانے کی اس وقت ضرورت نہیں۔

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اس عید کا تعلق بہرحال فریضۂ حج کے ساتھ ہے اور فریضۂ حج کا تعلق ایک ایسی قربانی کے ساتھ ہے جو انتہائی ذاتی محبت کی متقاضی ہے اس کے بغیر وہ ادا نہیں کی جا سکتی اور وہ اعلیٰ اور عظیم قربانی جو کسی بندہ نے اپنے رب کے حضور پیش کی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی تھی۔ مگر چونکہ آپؐ کے ساتھ قوموں کو تیار کیا گیا تھا اس قربانی کے پیش کرنے کے لئے اس لئے اس تربیت کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے کی گئی۔ یہ وہ پہلی مثال تھی جو اس طرح قائم ہوئی کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا لیکن اس

تربیت کے ابتدائی سبق

وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنے ایسے بندوں پر جو فضل نازل ہوتے ہیں ان کا اظہار اس طرح ہوا کہ اس آگ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا

يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا (الانبیاء: ۷۰)

دشمن اپنے منصوبہ میں ناکام ہوا اور وہ آگ جسے ابراہیمؑ کو جلانے کے لئے بھڑکایا گیا تھا وہ ان کے لئے ٹھنڈک اور سلامتی پر منتج ہوئی۔ اس نے ان کو جلایا نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں انتہائی لذت اور سرور پیدا ہوا۔ اور اسی طرح پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر میں ایک نمونہ پیدا کر دیا گیا اور وہ تیار ہو گئے اپنے بیٹے کو بے آب وگیاہ جنگل میں بسانے کے لئے جو فوری طور پر مار دینے والی تکلیف نہیں تھی۔ آگ میں تو چند منٹ کی تکلیف ہوتی ہے اور پھر انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اگر خدا تعالیٰ کے حکم سے آگ بَرْدًا وَّسَلٰمًا نہ بن جائے۔

ایک لمبے عرصہ تک حضرت ہاجرہ اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے تکلیف برداشت کی۔ ایسے حال میں والدہ کا ہر وقت موت کو اپنے سامنے دیکھنا اور بچے کے دل میں یہ احساس پیدا ہونا کہ کوئی اس کا وارث ہے یا نہیں اور یہ بھی کہ ایسے اس تکلیف سے کوئی بچانے والا ہے یا نہیں۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے کہ جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ ایسی حالت میں ان کا توکل صرف اللہ تعالیٰ پر تھا اور خدا تعالیٰ کا سلوک ان پر یہ ظاہر کرتا تھا کہ

انسانوں سے زیادہ پیار کرنے والا

تمہارا پیدا کرنے والا رب ہے۔ وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہاری ان تکالیف کو دور کر کے ایک قوم یہاں بنا دے گا۔ اور سب دنیا کی نعمتیں یہاں اکٹھی کر دے گا۔ اور تمہاری نسلوں پر روحانی ترقیات کے حصول کے دروازے کھولے جائیں گے اور جب وہ مرور زمانہ کے ساتھ بگڑ جائیں گے تو بھی ان کے اندر ایسی چھپی ہوئی طاقتیں موجود رہیں گی کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوں گے اور لوگ آپؐ پر ایمان لائیں گے تو یہ طاقتیں پھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل لوگوں میں زندہ کی جائیں گی۔ اور

جوانی کے حالات

ان میں پیدا ہوں گے۔ نئی قوت۔ تازگی۔ طاقت اور بشاشت ان میں پیدا ہو جائے گی۔

پس جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا ہے اس قسم کی قربانیاں محبت کے بغیر نہیں دی جا سکتیں۔ نہ دی جایا کرتی ہیں۔ اور محبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل نہ ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ تو اسے دو چیزیں ملتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی محبت کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات وصفات میں اس قدر حسن ہے کہ انسانی روح اس کے ساتھ پیار کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتی۔ وہ مجبور ہو جاتی ہے کہ خدا سے پیار کرے۔ اور دوسرے یہ خوف کہ اللہ تعالیٰ بڑی عظیم ہستی ہے۔ وہ صاحب جلال و اکرام ہے۔

تمام قوتوں کا سرچشمہ

ہے۔ حسن و احسان کا منبع ہے۔ کہیں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت کے نتیجہ میں انسان کے دل میں محبت اور خوف پیدا ہوتا ہے اور جب کسی انسان کو معرفت حاصل ہو جائے اور اس کے دل میں محبت اور خوف حقیقی معنوں میں پیدا ہو جائے تو اس کی نجات کے سب وسائل اسے حاصل ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسی طرح پیار کرنے لگتا ہے جس طرح کہ اس کی تربیت کا یہ سلسلہ جاری ہوا اس کی ابتداء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے صاحبزادہ اسماعیلؑ نے اس محبت کا اظہار کیا اپنے رب کے ساتھ اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا عظیم نمونہ دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کے پیار کا پیش کیا۔ اور اس نمونہ کے اثر کے نتیجہ میں آپؐ کے صحابہؓ میں وہی رنگ چڑھا۔ چنانچہ اُمتِ مسلمہ میں لاکھوں کروڑوں فدائی ایسے بندے پیدا ہو گئے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کی

محبت کے نتیجہ میں

پیار کرنے والے تھے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے تھے اور اس کی ناراضگی کے خیال سے ہر وقت خوفزدہ رہتے تھے۔ دنیا کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ انسان میں جب اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف پیدا ہو جاتا ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک ذہنیت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ ہے

سَمْعًا وَّ طَاعَةً

پھر انسان اپنے محبوب سے سوال نہیں کرتا بلکہ وہ اس سے کہتا ہے جو تو کہتا جائے گا میں کرتا چلا جاؤں گا۔ قرآن کریم نے کئی آیات میں اس مضمون کو مختلف پیرائے میں مختلف سیاق و سباق میں بیان کیا ہے۔ ایک جگہ یہ کہا

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا (البقرہ ۲۸۶)

فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ پر ایمان لانے والے لوگوں کی زبان پر یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ یعنی جب کوئی حکم ان کے کان میں پڑے اور ان کے سامنے پیش ہو تو سوائے اطاعت کے اور کوئی اظہار نہیں ہوتا۔ اور پھر باوجود یہ کہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا میں قَالُوْا میں جو ضمیر ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی پھرتی ہے۔ اور آپؐ کے ماننے والوں کی طرف بھی۔ ایمان لانے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے باوجود یہ کہتے ہیں۔

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا

اے ہمارے خدا ہم تیری مغفرت کے محتاج ہیں۔

پس یہ وہ اطاعت ہے جو محبت کے بغیر پیدا نہیں ہوتی اور یہی وہ اطاعت ہے جسے دنیا نے اُمتِ مسلمہ کے ہزاروں لاکھوں انسانوں میں بڑے تعجب اور حیرت سے بھی اور پیار سے بھی دیکھا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود

انسانی ارتقاء کا معراج

تھا۔ آپؐ نے خدا تعالیٰ کی ایسی اطاعت کی۔ محبتِ الٰہی میں ایسے فنا ہو گئے۔ اور خدا کا ایسا پیار حاصل کیا اور خدا کی راہ میں اپنے اوپر موت وارد کر کے ایک ایسی نئی زندگی پائی اور ایسا بلند اور ارفع و اعلےٰ مقام حاصل کیا۔ کہ کوئی انسان وہ مقام حاصل نہ کر سکا۔ آپؐ نے دنیا کے سامنے ایک اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ جس سے بہتر کوئی اور نمونہ انسان کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے انہوں نے بھی اپنی قوت اور طاقت کے مطابق خدا تعالیٰ کے احکام پر پورا پورا عمل کیا اور ان سے

گویا کہ کوئی راستہ تلاش نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ ان کے اندر عدمِ اطاعت۔ نافرمانی کی کوئی طاقت باقی ہی نہیں رہی تھی۔ اس لئے کہ ان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کا ایک سمندر موجزن ہو گیا تھا اس کے بعد تو پھر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ انسان شیطان کی طرح انکار اور استکبار کی راہ اختیار کرے۔ اور یہ نتیجہ ہے اس معرفتِ الٰہی کا جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی خشیت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان

ہے۔ انسان محبت اور خشیت اللہ کے نتیجہ میں اپنی زندگی کے مقصد کو پا لیتا ہے۔

پس خلاصہ یہ نکلا کہ انسان کی ساری قربانیوں کی بنیاد ہے۔ تربیت کے اس عروج پر جسے ہم ایک لفظ "اطاعت" کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے احکام کو بشاشت کے ساتھ اور محبت اور پیار کے ساتھ ماننے والے ہوں۔ دنیا میں طاقت کے زور سے بھی بات منوائی جاتی ہے۔ لیکن خدا کے بزرگ اور پاک بندہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت کے زور سے نہیں بلکہ پیار کے ساتھ اپنی باتیں منوائیں۔ اور لوگوں کے دلوں میں خدا کا پیار پیدا کر کے اپنی باتیں منوائیں، آپؐ نے پیار سے لوگوں پر یہ ثابت کیا کہ جن باتوں کے کرنے کا تمہیں کہا جاتا ہے۔ ان کے کرنے میں تمہارا فائدہ ہے۔ اور جن کے چھوڑنے کا حکم ہے۔ یعنی جو نواہی ہیں ان کے چھوڑنے میں تمہاری بھلائی اور

ترقی و خوشحالی کا راز

ہے۔

پس اسلام کا خلاصہ ایک لفظ میں اطاعت ہے۔ اور اسے ذرا پھیلائیں تو یہ بنتا ہے کہ انسان اپنی گردن برضا و رغبت خدا تعالیٰ کے احکام کی چھری کے سامنے اسی طرح رکھ دے جس طرح عید قربان کا بکرا قصائی کی چھری کے نیچے اپنی گردن رکھ دیتا ہے۔ مگر بکرا اپنی مرضی سے ایسا نہیں کرتا۔ اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی گردن خدا کے سامنے جھکا دے۔ بکرے کی نسبت انسان کے حالات مختلف ہوتے ہیں۔ انسان سمجھدار

عقلمند اور صاحبِ اختیار

ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اپنے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کے سمندروں میں غرق ہو کر اپنی گردن خدا کے آگے جھکا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے اے میرے مولا! تیری جو مرضی ہے۔ ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ تب خدا تعالیٰ پیار سے اپنے ایسے بندہ کو اٹھاتا ہے۔ اور اسے اتنی نعمتیں اور برکتیں ملتی ہیں کہ دنیادار اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سبق کے سیکھنے کی توفیق عطا کرے جو اس عید سے وابستہ ہے اور اپنے نیک بندوں میں ہمیں داخل کرے۔ اب میں ہاتھ اٹھا کر دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سب احبابِ جماعت کو عید مبارک کرے۔

درخواستِ دعاء۔ خاکسار کی بھانجی امۃ المتین صاحبہ B.A.B.ED کا اور میرا ایک بھانجا حمید احمد صاحب انجینئرنگ کا امتحان دے رہا ہے۔ ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ایم۔ ایچ۔ محمد ظفر اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

پہلی قسط

جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں پیدا کردہ

غلط فہمیوں کا ازالہ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی اور مامور من اللہ کی جماعت کے خلاف ان کے مخالفوں نے طرح طرح کی جھوٹی باتیں بنا کر غلط فہمیاں پھیلائیں۔ اور قسما قسم کے خلافِ واقعہ اُمور کو ایسی دروغ آرائی اور چرب زبانی سے شہرت دی کہ بہت سی مخلوق اُن کے دامِ تزویر میں پھنس گئی۔ اور پھر انہوں نے انبیاء و مامورین اور اُن کی جماعتوں کو مٹانے اور دُنیا سے نیست و نابود کر دینے کی کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ پس اے فرزندانِ احمدیت! آج اگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں تو یہ بھی ہماری صداقت کی ایک ایسی ہی دلیل ہے جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دلیل قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے کہ

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۔

(حٰمٓ السجدہ : ۴۴)

یعنی اے رسول تجھ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں وُہ وہی اعتراض ہیں جو پہلے رسولوں پر کئے گئے اور تیرے مخالف تجھ سے وہی سلوک اور معاملہ کر رہے ہیں جو پہلے رسولوں کے مخالفوں نے اپنے رسولوں سے کیا تھا۔ اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۷ میں فرمائی ہے :-

"مَیں بار بار کہتا ہوں کہ اگر یہ تمام مخالف مشرق اور مغرب کے جمع ہو جاویں تو میرے پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کر سکتے کہ جس اعتراض میں گذشتہ نبیوں میں سے کوئی شریک نہ ہو۔"

اسی طرح جماعت احمدیہ کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں وُہ ایسی نہیں ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے پہلے مامورین اور انبیاء کی جماعتیں شریک نہ ہوں۔ لہٰذا مَیں سب سے پہلے جماعتِ احمدیہ کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جماعتِ احمدیہ کا تعارف

جماعتِ احمدیہ موجودہ زمانہ میں حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ اُس جماعت کا نام ہے جو خالصتہً دینی و الٰہی تحریک ہے۔ اور جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اِس جماعت کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ تا تمام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنا کر اُن میں صحیح اِسلامی رُوح پیدا کی جائے اور اُن میں نظامِ اسلامی کو رواج دیا جائے۔ یعنی اُن کے ذریعہ دین کا احیاء اور شریعت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہاں! یہ وہی جماعت ہے جس کے بارے میں قرآن شریف نے "وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ" (سُورۃ الجمعہ : ۴) کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی علمبردار جماعت قرار دیا ہے۔ اور آیت قرآنیہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (سُورۃ الصّف : ۱۰) کے بموجب تبلیغ و اشاعتِ اسلام کو مضبوط، مستحکم اور منظّم بنیادوں پر استوار کر کے غلبۂ اسلام کی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والی جماعت ہے۔ اور خدا کے فضل سے اِس جماعت نے اپنی زندگی کے نوّے سالہ دَور میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے مقدس خلفاء کرام کی بابرکت اور کامیاب قیادت میں، مخالفین و اعداء کی شدید مخالفت و عداوت اور رُکاوٹ کے باوجود غلبۂ اسلام کی مُہم کو اِس حد تک کامیاب بنایا ہے کہ آج چار دانگِ عالم میں نہ صرف احمدیت کا شُہرہ ہے بلکہ کامیاب و فعّال تبلیغی مراکز و مساجد۔ سکول و کالج اور ہسپتال قائم ہیں۔ اور قادیان کی بستی سے بلند ہونے والی حضرت امام مہدی علیہ السلام کی وہ اکیلی آواز جسے مخالفین نے دبا دینا چاہا تھا، آج ساری دُنیا میں ایک کروڑ سے زیادہ احمدی مسلمانوں کے دِل کی دھڑکن بن کر دھڑک رہی ہے۔ اور آج ہم بڑے فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر سُورج غروب نہیں ہوتا۔ اور جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی یہ عظیم مہم اِس رنگ میں جاری و ساری ہے کہ ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی جس کا استقبال کرنے کی تیاری میں ہم مصروف ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا مذہب

لیکن جماعتِ احمدیہ کی یہ ترقی۔ غلبۂ اسلام کی اِس عظیم مہم کا پروگرام — اور صحیح اسلامی معاشرہ کا یہ قیام ہمارے مسلمان علماء کو ایک آنکھ نہ بھایا اور بجائے اس کے کہ وہ اس رُوحانی جماعت میں شامل ہو کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا فریضہ اُمّتِ واحدہ بن کر سرانجام دیتے، اپنی بے عملی۔ نفس پروری اور مفاد پرستی پر پردہ ڈالنے کے لئے اس خالص اسلامی جماعت کو دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر قرار دے دیا۔ اور عامۃ المسلمین میں اس جماعت کے خلاف یہ غلط فہمی پھیلائی کہ اس جماعت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ اسلام کے بالمقابل ایک متوازی دین ہے۔ اور یہ ایک نیا دین اور نئی مِلت ہے۔ حالانکہ یہ بات واقعات اور جماعتِ احمدیہ کے عقائد کے سراسر خلاف، غلط اور بے بنیاد الزام ہے۔ ایسا کر کے ان علماء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان اور پیشگوئی پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے کہ "عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔" (مشکوٰۃ: شُعب الایمان) یعنی اُن رسمی اور اِسمی مسلمانوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ وہ فتنہ و فساد کا منبع و مرجع ہوں گے۔ اِسی لئے علامہ اقبال نے کہا ہے کہ ؎

دینِ مومن فکر و تدبیرِ جہاد
دینِ مُلاّ فی سبیل اللہ فساد

پس احمدیت کوئی نیا دین یا مذہب یا ملت ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ یہ حقیقی اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اور ہر احمدی کے دِل اور رگ و ریشہ میں اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی محبت اور عشق رچا ہوُا ہے۔ لیجئے! ہمارے دِل کی آواز بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کے الفاظ میں سماعت کیجئے۔ آپ اپنی تصنیف ایّام الصُّلح کے صفحہ ۸۶-۸۷ میں فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ جس قدر ہمارے مخالف لوگوں کو نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھیراتے اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دِلانا چاہتے ہیں کہ یہ شخص مع اس کی تمام جماعت کے عقائدِ اسلام اور اصولِ دین سے برگشتہ ہے۔ یہ اُن حاسد مولویوں کے وُہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی کے دِل میں ایک ذرّہ بھی تقویٰ ہو، ایسے افتراء نہیں کر سکتا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے وُہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنے کا حکم ہے ہم اُس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصّوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبُود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسُول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشرِ اجساد حق اور روزِ حساب حق اور جنّت حق اور جہنّم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وُہ سب بلحاظ بیانِ مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اِس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بُنیاد ڈالے وُہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وُہ سچّے دِل سے اس کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسُولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وُہ تمام اُمور جن پر سلفِ صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وُہ امور جو اہلِ سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔"

اسی طرح آپؑ نے فرمایا ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دِیں
دِل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دِل اس راہ پر قربان ہے

سامعینِ کرام! جب حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور ہم احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے، جس کا ہم دِل کی گہرائیوں سے

اقرار و اظہار کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں تو پھر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے ایسے اختلافات ہیں جن کی وجہ سے ہمارے مسلمان بھائی ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے؟ اس تعلق میں جو بڑی بڑی غلط فہمیاں ہیں اُن کا ازالہ تو بعد میں کروں گا سب سے پہلے میں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے درمیان اگر کوئی بنیادی و حقیقی اختلاف ہے تو وہ صرف اور صرف وفات و حیاتِ مسیحؑ کا مسئلہ ہے۔ گویا یہ مسئلہ ہم میں اور غیر احمدی مسلمانوں میں ایک کلیدی اور مرکزی اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ جس قدر اختلافات ہیں اُن کی نوعیت محض فروعی ہے۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ ہم میں اور ان لوگوں میں بجز اس ایک مسئلہ کے اور کوئی مخالفت نہیں۔ یعنی یہ کہ یہ لوگ نصوصِ صریحہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل ہیں۔ اور ہم بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیث متذکرہ بالا اور اجماع ائمہ اہلِ بصارت کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۸)

چنانچہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے پختہ دلائل علماء کے سامنے رکھے کہ جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے اور نہ ہی اب تک وہاں زندہ موجود ہیں بلکہ وہ دوسرے انبیاء کی طرح اپنی طبعی عمر گزار کر ۱۲۰ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ اور اُن کی قبر سری نگر کے محلہ خانیار میں موجود ہے۔ اس تعلق میں بھی آپ نے عقلی اور تاریخی دلائل پیش کئے جو آپ کی کتابوں میں درج ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالف علماء نے آپ کے خلاف تکفیر و تکذیب اور مخالفت و ایذاء رسانی کا ایک طوفانِ بے تمیزی برپا کر دیا۔ لیکن حجت و برہان اور حق و صداقت کو جبر و تشدد سے نہ کبھی پہلے ردّ کیا جا سکا اور نہ آئندہ کیا جا سکتا ہے۔ سچائی آخر کار غالب آکر رہی اور اب حال یہ ہے کہ وہی مسلمان جو حیاتِ مسیحؑ کو ایک طے شدہ مسئلہ خیال کرتے تھے، جس کو اسلام کا ایک اہم عقیدہ سمجھتے تھے اور جس کو مدارِ کفر و ایمان گمان کیا جاتا تھا، جماعت احمدیہ کے پیش کردہ زبردست دلائل کے سامنے عاجز آکر یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کی حیات یا وفات کے عقیدہ کا کفر و ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چنانچہ سید حبیب صاحب نے اپنی کتاب "تحریکِ قادیان" صفحہ ۱۶۷ میں تحریر کیا ہے کہ:۔

"غرض حیاتِ مسیحؑ ابتدا سے مختلف فیہ مسئلہ رہا ہے اور ایسے لوگ مرزا صاحب سے بہت پہلے موجود تھے جو مسیحؑ کی موت کے قائل تھے۔۔۔۔۔ لیکن جیسے کہ میں عرض کر چکا ہوں حیات و ممات مسیحؑ کے متعلق ہر مسلمان مطالعہ کے بعد اپنی دیانتدارانہ رائے قائم کرنے میں آزاد ہے۔ اس کی یہ رائے نہ اُس کو کافر بنا سکتی ہے نہ مومن"

اسی طرح سید سلیمان ندوی صاحب نے وفاتِ مسیح کے بارے میں امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھا ہے:۔

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی کچھ علماء اس مسئلہ میں اُن کے ہم آہنگ گزرے ہیں اور آج کل جو لوگ اس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں"

(رسالہ معارف مارچ ۱۹۳۰ء)

علاوہ ازیں علماء مصر میں سے علامہ رشید رضا سابق مفتی مصر و ایڈیٹر رسالہ المنار۔ علامہ مفتی محمد عبدہٗ۔ الاستاذ محمود الشلتوت۔ الاستاذ احمد العجوز۔ الاستاذ مصطفی المراغی۔ الاستاذ عبد الکریم الشریف۔ الاستاذ عبد الوہاب النجار۔ ڈاکٹر احمد زکی ابو شادی سبھی نے اپنے فتاوی و مضامین میں وفاتِ مسیحؑ کا اقرار کیا ہے۔ اسی طرح علماء ہند و پاکستان میں سے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری علیہ الرحمۃ۔ مولانا عبید اللہ سندھی۔ نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی صاحب۔ سر سید احمد خان صاحب۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ علامہ اقبال۔ علامہ عنایت اللہ المشرقی بانی خاکسار تحریک۔ غلام احمد صاحب پرویز ایڈیٹر ماہنامہ طلوع اسلام نے جماعت احمدیہ کے موقف کی تائید کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ جماعت اسلامی کے سربراہ سید ابو الاعلیٰ مودودی کو مذکورہ علماء و مفکرین کی طرح وفاتِ مسیحؑ کے مسئلہ کو تسلیم کرنے کی جرأت تو نہ ہوئی لیکن اس مسئلہ سے فرار کے لئے انہوں نے ایک سیاسی راہ یوں نکالی کہ:۔

"قرآن کی رُو سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرزِ عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ رفع جسمانی سے بھی صریح اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی۔ بلکہ مسیح علیہ السلام کے اُٹھائے جانے کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ قاہرہ کا ایک غیر معمولی ظہور سمجھتے ہوئے اس کی کیفیت کو اسی طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے مجمل چھوڑ دیا ہے۔"

(مولانا مودودی پر اعتراضات کا علمی جائزہ مصنفہ مولوی محمد یوسف حصہ اوّل صفحہ ۱۶۹)

پس ایک لحاظ سے مودودی صاحب نے بھی وفاتِ مسیحؑ کے دلائل کے سامنے گھٹنے ٹیک ہی دیئے ہیں۔ ورنہ غور طلب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانے والے خواہ افراد ہوں یا ادارے وہ فروعی اختلافات کو تو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور حقیقی اختلافی مسئلہ ہے اس کی طرف اشارہ کرنے کی اُن کو جرأت نہیں ہوتی۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ مسئلہ حیاتِ مسیحؑ کے میدان میں جماعت احمدیہ ایک عظیم فتح پا چکی ہے۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کی یہ پیشگوئی نہایت وضاحت سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہے کہ:۔

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ پھر اُن کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور اُن میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۹۵)

اب مسئلہ حل طلب یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں، تو پھر اُن کی آمدِ ثانی کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں، اُن کا کیا مقام ہے؟

اس تعلق میں بعض نادان مسلمان کہہ دیا کرتے ہیں کہ اب کسی مہدی اور مسیح کی ضرورت نہیں ہے۔ نہ کسی نے آنا تھا اور نہ آئے گا۔۔!؟ دراصل اُن کا یہ موقف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ پیشگوئی کے مطابق مایوسی اور بیزاری کا نتیجہ ہے۔ ورنہ مسیح و مہدی کی آمد کے بارے میں پیشگوئیوں اور خبروں میں اس قدر تواتر پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے لیکر آج تک مسلمان ہر دور میں اس کے منتظر رہے ہیں۔ اگر اس کی بنیاد محض جھوٹ پر ہوتی تو یہ تواتر ہرگز نہ ہوتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمدِ ثانی سے مراد ان کے مثیل کا آنا ہے۔ یعنی اُمتِ محمدیہ ہی کا کوئی فرد حضرت مسیح علیہ السلام کا رنگ اور صفات لے کر مبعوث ہونے والا تھا جیسا کہ بعض بزرگانِ سلف نے بھی اس کا اظہار کیا۔ چنانچہ امام سراج الدین ابن الوردی نے مسیحؑ کے اصالتاً نزول کی تصدیق کے بعد ایک دوسرے گروہ کا عقیدہ یوں لکھا ہے:۔

"و قالت فرقةٌ من نزولِ عیسٰی خروجُ رجلٍ یشبہ عیسٰی فی الفضل و الشرف کما یقال لِلرجلِ الخیر ملکٌ و لِلشریر شیطانٌ تشبیھًا بہما ولایُراد الاعیانُ"

(خریدۃ العجائب وفریدۃ الرغائب صفحہ ۲۱۴ مطبوعہ التقویم العلمی مصر)

یعنی ایک گروہ نے نزولِ عیسیٰؑ سے ایک ایسے شخص کا ظہور مراد لیا ہے جو فضل و شرف میں عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہوگا۔ جیسے تشبیہہ دینے کے لئے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہتے ہیں۔ مگر اس سے مراد فرشتہ یا شیطان کی ذات نہیں ہوتی۔

اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ میں فرمایا ہے کہ:۔

"وجب نزولہ فی اٰخر الزمان بتعلقہ ببدنٍ اٰخر"

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول آخری زمانہ میں ایک دوسرے بدن (وجود) کے ساتھ ضروری ہے۔

اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ جس کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فضل اور شرف کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ، مثیل اور بروز ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث اماماکم منکم کے مطابق اسی اُمت میں سے ہمارے امام بنا

(باقی آئندہ)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ کئی سالوں سے دل کا والو بند ہونے کی وجہ سے علیل چلی آرہی ہیں۔ جملہ بزرگانِ کرام اور احبابِ جماعت سے اُن کی صحتِ کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

عیسائیت یا پولوسیت؟

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

دُنیا میں توحید قائم کرنے اور بنی نوع انسان کو گناہوں سے نجات دلا کر خدا تعالیٰ کے قرب کی راہ بتانے کے لئے ہی خدا تعالیٰ کے مامورین و مرسلین مبعوث ہوتے رہے ہیں ان کی تعلیمات اور سوانح کا مطالعہ کرنے والے اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ ان مامورین من اللہ کی تعلیمات میں بھی یکسانیت اور یگانگت پائی جاتی ہے۔

جب ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو بھی ہمیں یہ حقیقت معلوم ہو جاتی ہے کہ آپ کی تعلیمات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے مشابہت رکھتی ہیں گویا کہ قرآن مجید اور انجیل کی تعلیمات ایک ہی ہیں اس لئے گویا دونوں چشمے ایک ہی منبع سے نکلے ہیں

حضرت مسیح ناصری اور توحید

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیم توحید کے بارے میں انجیل مقدس میں بے شمار حوالہ جات موجود ہیں جیسا کہ انجیل کہتی ہے

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"

(یوحنا ۱۷ : ۳)

اس میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد لا شریک ہے اور حضرت یسوع مسیح خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ایک نبی اور رسول تھے۔

مسلمانوں کا کلمہ طیبہ بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی سوائے خدا کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے ایک مامور اور مرسل ہیں

حصولِ نجات کے ذرائع

اسی طرح حصول نجات کے جو ذرائع حضرت یسوع مسیح نے اپنی قوم کو بتائے ہیں وہ بالکل وہی ہیں جس کی تعلیم قرآن مجید ہمیں دیتا ہے۔

حضرت یسوع مسیح نے حصول نجات کے لئے ایمان کو بہت ضروری اور لازمی شئے قرار دیا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے۔"

(یوحنا ۶ : ۴۷)

حصول نجات کے لئے ایمان کی ضرورت پر عبرانیوں گیارھویں باب میں تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

قرآن مجید بھی نجات اور فلاح کے لئے ضرورت ایمان پر زور دیتے ہوئے فرماتا ہے:—

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ — کہ جو کچھ آپ پر آپ سے قبل نازل کیا گیا ان پر وہ لوگ (متقین) ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ظہور پذیر ہونے والے امور پر بھی انہیں یقین حاصل ہے یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی لوگ فلاح اور نجات حاصل کرنے والے ہیں۔

۲۔ حصول نجات کے لئے یسوع مسیح نے ایمان کے بعد اعمال پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:—

"اے میرے بھائیو! اگر کوئی کہے کہ میں ایمان دار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ؟ کیا ایسا ایمان اسے نجات دلا سکتا ہے۔"

(یعقوب ۲ : ۱۴)

یہی تعلیم نئے عہد نامہ کے پطرس ۱ : ۳، رومیوں باب ۱۲ اور افسیوں باب ۶ میں وضاحت کے ساتھ دی گئی ہے۔ قرآن مجید بھی ایمان کے بعد اعمالِ صالحہ کو نجات کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:—

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اس کے مطابق مناسب حال نیک اعمال بجا لاتے ہیں ان کے لئے جنت الفردوس تیار کی گئی ہے۔

نیز فرماتا ہے:—

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کو مغفرت اور اجر عظیم ملے گا۔

۳۔ حضرت مسیح ناصریؑ نے نجات کے حصول کے لئے ایمان و عمل صالح کے ساتھ ساتھ بدیوں اور برائیوں سے مجتنب رہنے کی تلقین فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا:—

"بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ"

(رومیوں ۱۲ : ۲۱)

"راستباز ہونے کے لئے ہوش میں آؤ اور گناہ نہ کرو کیونکہ بعض خدا سے ناواقف ہیں۔"

(۱۔ کرنتھیوں ۱۵-۳۴)

قرآن مجید بھی گناہوں سے مجتنب رہنے کی بار بار تلقین فرماتا ہے۔

(۴) ان تینوں امور کے علاوہ یسوع مسیح نے حصول نجات کو فضلِ الٰہی پر منحصر قرار دیا ہے جیسا کہ ایک موقع پر حضرت یسوع مسیح سے آپ کے شاگردوں نے پوچھا کہ

"نجات کون پا سکتا ہے؟ یسوع نے ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔"

(متی ۱۹ : ۲۵، ۲۶)

نیز فرمایا:—

"خدا موسیٰ سے کہتا ہے کہ جس پر رحم کرنا منظور ہے اس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اس پر ترس کھاؤں گا۔ پس یہ نہ ارادہ کرنے پر منحصر ہے نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خدا پر......

......پس وہ جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے سخت کر دیتا ہے۔"

(رومیوں ۹ : ۱۴-۱۸)

قرآن کریم کی تعلیم بھی یہی ہے کہ نجات خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کی رضا پر موقوف ہے اور بار بار فرماتا ہے کہ:—

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

کہ جس کو چاہتا ہے وہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔ غرض حصول نجات کے لئے حضرت یسوع مسیح نے بے شمار جگہوں پر ان ہی تعلیمات کی طرف رہنمائی فرمائی ہے جس طرف قرآن مجید رہنمائی فرماتا رہتا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید اور انجیل کی تعلیمات میں مکمل یگانگت اور یکسانیت پائی جاتی ہے

عقائدِ عیسائیت

باوجود اس کے موجودہ عیسائی دنیا الوہیت مسیح۔ تثلیث۔ کفارہ وغیرہ ایسے مسائل میں الجھی ہوئی ہے جن کی تعلیم یسوع مسیح نے ہرگز نہیں دی تھی۔ ساری بائیبل کا بھی مطالعہ کیا جائے تو ہمیں یہ تعلیم کہیں نظر نہیں آتی کہ یسوع مسیح خدا یا خدا کے حقیقی بیٹے تھے آپ نے کبھی بھی حقیقی معنوں میں خدا یا ابن خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا اور نہ ہی آپ نے باپ بیٹا روح القدس کو خدا کے اجزاء قرار دیتے ہوئے تثلیث کا عجیب و غریب مسئلہ پیش فرمایا تھا آپ نے واضح طور پر حصول نجات کے لئے وہ تعلیم پیش نہیں کی جس پر آج کی عیسائی دنیا ایمان لا رہی ہے۔

یہ سب عقائد پولوس رسول کے ایجاد اور اختراع کردہ ہے جن کا حضرت یسوع مسیح کے مشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

پولوس کی شخصیت

تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس نے ابتداء میں حضرت مسیح کو قبول نہیں کیا تھا بلکہ حضرت مسیح اور ان کے حواریوں کو بہت دکھ دیا کرتا تھا اور انہیں مختلف قسم کی تکالیف کا تختۂ مشق بنایا کرتا تھا بعد میں ایک خواب کی بناء پر انہوں نے اپنے آپ کو حواریوں میں شامل کیا اس کے بعد انہوں نے حضرت مسیح ناصری کے پیش کردہ بنیادی عقائد کے بالکل خلاف بعض بدعتوں کو رائج کیا اس حقیقت کا اعتراف عیسائی مصنفین اور مفکرین بھی کر رہے ہیں چنانچہ ایک مشہور عیسائی مفکر ہربرٹ ملز اپنی کتاب The uses of the Past میں لکھتے ہیں:—

"پولوس نے اوّلین کام یہ کیا کہ مسیح کے حقیقی تاریخی وجود کو اپنے خیالات کی بھینٹ چڑھا دیا...... پولوس نے [illegible] کے ساتھ اس انجیل کی منادی کی

جس کی تعلیم مسیح نے اپنی انجیل میں قطعاً نہیں دی تھی۔"
("The uses of the past" P. 156 Published by new American library)

پولوس کے بارے میں پطرس

پطرس کو حضرت مسیحؑ کے حواریوں میں اولین مقام حاصل تھا آپ کی رائے پولوس کے بارے میں قابلِ غور ہے :۔

"ہمارے پیارے بھائی پولوس نے بھی اس حکمت کے موافق جو اسے عنایت ہوئی تمہیں اور اپنے سارے خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ ان کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتے ہیں۔"
(۲ پطرس ۳: ۱۵-۱۸)

مذکورہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ پولوس کے خطوں (حوالوں) کے متعلق پطرس کی رائے ہے کہ جاہل - بے قیام بے دین کے واسطے ان میں ہلاکت اور گمراہی کا علم ہے جو حضرت مسیح کی تعلیم کے خلاف ہے۔

پولوس کے اعتراضات

پولوس رسول نے اپنے آپ کو حواریوں میں شامل کرتے ہی شریعت موسوی کو گناہ اور لعنت قرار دیا اور کہا کہ ۔

"شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا۔"
(رومیوں کے نام پولوس رسول کا خط --- ۳ : ۲۰)

"تم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہو۔"
(رومیوں ۶ : ۱۴)

"راستبازی اگر شریعت کے وسیلہ سے ملتی تو مسیح کا مرنا عبث ہوتا"
(گلتیوں کے نام پولوس کا خط ۲ : ۲۱)

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا ۔
(گلتیوں ۳ : ۱۳)

اس کے بالمقابل حضرت یسوع مسیح فرماتے رہے کہ ۔۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔"
(متی ۵ : ۱۷، ۱۸)

حضرت یسوع مسیح اور آپ کے حواری ہمیشہ شریعتِ موسوی کے مطابق زندگی گذارتے رہے - طوالتِ مضمون کے خوف سے ان تمام حوالوں کو چھوڑتا ہوں - جن سے صاف اور واضح رنگ میں معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ اور آپ کے حواری شریعتِ موسوی کے پابند تھے۔

لیکن پولوس رسول نے ہی آکر شریعتِ موسوی کو لعنت قرار دیتے ہوئے اسے منسوخ قرار دیا تھا جس کا انہیں کوئی حق اور اختیار نہیں تھا۔

یسوع مسیحؑ کی آمد کی غرض اور پولوس کا عمل

یسوع مسیح نے اپنی آمد کی غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ :۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"
(متی ۱۵ : ۲۴، ۲۶)

نیز اپنے شاگردوں کو جو تبلیغ کی خاطر جا رہے تھے یہ حکم دیا کہ ۔

"غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔"
(متی ۱۰ : ۵-۶)

حضرت یسوع مسیح کی اس واضح سنت اور تعلیم کے خلاف پولوس نے ہی غیر قوموں میں منادی کرنی شروع کر دی تھی - چنانچہ لکھا ہے :۔

"جب لوگ مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے تو اس نے (پولوس نے) اپنے کپڑے جھاڑ کر ان سے کہا تمہارا خون تمہاری ہی گردن پر میں پاک ہوں "اب سے" غیر قوموں کے پاس جاؤں گا۔"
(اعمال ۱۸ : ۶، ۷)

مذکورہ حوالہ میں لفظ "اب سے" قابلِ غور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یسوع مسیحؑ کے ایک عرصہ کے بعد پولوس نے ہی غیر اقوام کے پاس جا کر منادی شروع کر دی تھی ورنہ یسوع مسیح کی ہرگز یہ تعلیم نہیں تھی ۔

یسوع مسیحؑ اور واقعہ صلیب

اسی طرح پولوس نے یسوع مسیح کی صلیبی موت اور جی اٹھنے پر ایمان لانا ہی عیسائیت کی بنیاد قرار دیا تھا - جیسا کہ وہ لکھتے ہیں :۔

"اگر مسیح جی نہیں اٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے۔"
(۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۱۴)

حالانکہ ایسی تعلیم یسوعؑ نے کبھی بھی نہیں دی تھی اور نہ ہی ایمان کے لئے اس کو شرط ٹھہرایا تھا۔

الغرض پولوس نے عیسائی مذہب میں جو نئی نئی باتیں اختراع کیں ان کی فہرست بہت لمبی ہے خوفِ طوالت کی وجہ سے ان سب حوالہ جات کو چھوڑتا ہوں۔

پولوس کا اعتراف

پولوس نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے خدا کی سچائی اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے جھوٹ سے کام لیا تھا - جیسا کہ رومیوں کے نام پولوس اپنی چٹھی میں اقرار کرتے ہیں کہ :۔

"اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اور اس کے جلال کے واسطے زیادہ ظاہر ہوئی تو پھر کیوں گنہگار کی طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے اور ہم کیوں برائی نہ کریں تاکہ بھلائی پیدا ہو۔"
(رومیوں ۳ : ۷، ۸)

یہاں پولوس نے واضح رنگ میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اپنے خیال کے مطابق خدا کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے انہوں نے جھوٹ کو اختیار کیا تھا - اور بھلائی کی غرض سے برائی کی تھی۔

گویا کہ پولوس نے عیسائیت میں جو نئے عقائد اختراع کئے ہیں جن کا یسوع مسیح کے پیش فرمودہ عقائد سے کوئی تعلق نہیں وہ سب کے سب جھوٹ اور افترا پر مبنی ہیں جس کا اعتراف خود پولوس نے کیا ہے ۔

اسی طرح پولوس نے اپنی منافقانہ چال کا بھی اعتراف کیا ہے جیسا کہ کرنتھیوں کے نام اپنے پہلے مکتوب میں لکھتے ہیں :۔

"اگرچہ میں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا دیا ہے تاکہ اور بھی زیادہ لوگوں کو کھینچ لاؤں میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا تاکہ یہودی لوگوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لئے شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں"
(۱-کرنتھیوں ۹ : ۱۹-۲۱)

اس میں واضح رنگ میں پولوس نے اپنے مقام کا اعتراف کیا ہے جس کی تشریح کی یہاں ضرورت نہیں۔

پولوس نے تیمتھیس کے نام روانہ کردہ اپنے دوسرے خط میں لکھا ہے :۔

"یسوع مسیح کو یاد رکھو جو مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور داؤد کی نسل سے ہے ۔ میری اس خوشخبری کے موافق جس کے لئے میں بدکار کی طرح دُکھ اُٹھاتا ہوں۔"
(۲ تیمتھیس ۲ : ۸)

اس سے واضح ہے کہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی "بشارت" پولوس رسول کی اپنی ایجاد کردہ ہے۔

الغرض موجودہ عیسائیت میں حضرت یسوع مسیح کی تعلیمات اور عقائد کے خلاف جو نئی باتیں پائی جاتی ہیں جو موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے وہ پولوس رسول کی جو یسوع مسیح کو زندگی بھر تکلیف دیتا رہا ایجاد کردہ ہے جس کا یسوع کے مشن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں لہٰذا اگر ہم موجودہ عیسائیت (Christianity) کو پولوسیت (Paulinism) کا نام دیں تو ہم حق بجانب ہوں گے۔

الغرض حضرت یسوع مسیح کا مشن اور اسلام ایک چیز ہے حضرت یسوع مسیح کی تعلیمات کی ترقی یافتہ اور عالمگیر صورت کا نام ہی اسلام ہے

درخواستِ دعا

مکرم شیخ داؤد احمد صاحب رنگون (برما) سے تحریر فرماتے ہیں کہ ربوہ سے ایک مبلغ مولانا شفیق قیصر صاحب رنگون تشریف لائے۔ ۱۹ مارچ کو بذریعہ کار تبلیغی پروگرام پر جاتے ہوئے رنگون سے ۲۰۰ میل دور ایک ٹرک سے کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا مولانا شفیق قیصر صاحب تو سر میں شدید چوٹیں لگنے کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

سلیمان صاحب کار چلا رہے تھے اور خاکسار داؤد احمد اور دیگر احمدی احباب بھی تھے سلیمان صاحب کو بھی کافی زخم آئے اور خاکسار کے دائیں گھٹنے کے شکنجے ٹوٹ گئے اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات بلند ہوں اور زخمیوں کو کامل شفا نصیب ہو۔

خاکسار : سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

وہ پھول جو مرجھا گئے

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

مکرم محمد شفیع صاحب مرحوم درویش

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

سنہ ۱۹۴۷ء دسمبر کے ابتدائی ایام تھے۔ درویشوں کی انتظامیہ نے بہشتی مقبرہ کی دیگر بنی ہوئی دیوار جو سنہ ۴۷ء کی طوفانی بارشوں کی تاب نہ لاکر جگہ جگہ سے گر چکی تھی۔ از سر نو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس وقت درویشان تمام مادی وسائل سے محروم اور بس۔ رسائل کی رو سے باقی اکثر دنیا سے کٹے ہوئے تھے۔ نہ بجٹ تھا۔ نہ باہر سے جماعتوں سے کسی آمد کی امید۔ اس بے سروسامانی میں صرف خدا تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرکے بہشتی مقبرہ کے گردا گرد گر چکی دیوار کو مٹی اور محنت سے مکمل کرنے کا عزم۔ تمام درویشان جلدی جلدی صبح کے ناشتہ سے فارغ ہو کر (جو اس وقت صرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانہ سے ملتا ہوتا تھا) میدانِ عمل میں پہنچ جاتے تھے۔ ایسی ہی ایک خوب صورت صبح تھی۔ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا۔ پھر بھی دھوپ کی تمازت سے بے پروا۔ جسموں کو چیر کر کے گذر رہی تھی۔ اور درویشان ان دونوں سے بے پروا اپنی دھن میں کدالیں لئے مٹی کو جو ہڑ سے پانی دے کر نرم کر لی گئی تھی۔ دیوار کی شکل دینے میں مصروف تھے۔ میں نے کدال کا دوسرا وار اٹھایا تو نیچے ایک سر جھکا ہوا پایا۔ اس نے کہا تو گردن کٹنے سے نہیں ڈرتا جھکا ہوا سر اوپر اٹھا اور حقارت آمیز رویہ میں گویا ہوا۔ کہ میں جلدی میں اٹھی ہوئی کدال کو دیکھنا بھول گیا۔ زیر تعمیر دیوار کے حصے مختلف گروپوں میں بانٹ دیئے جاتے تھے۔ اور ہر گروپ اپنا کام جلدی ختم کرنے کی دھن میں مست و سرشار کام میں جٹ جاتا تھا۔ میں کدال سے مٹی اکھاڑتا رہا۔ اور یہ ناٹے سے قد کا مضبوط گٹھیلے جسم والا نوجوان پوری پھرتی سے اکھڑی ہوئی مٹی کو دیوار تک پہنچانے میں لگا رہا۔

قبل اس کے کہ سنہ ۱۹۴۷ء ختم ہو۔ درویشوں کی اس مختصر جماعت نے بہشتی مقبرہ کی جنوبی طرف والی دیوار چھ فٹ چوڑی اور دس فٹ تک بلند کر لی۔ مشرقی اور مغربی دیوار جنوری سنہ ۴۸ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔

سنہ ۴۸ء میں یہ نوجوان نگران حلقہ مسجد مبارک میں بطور معاون کارکن مقرر کر دیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں دفاتر کی تنظیم نو ہوئی۔ اور قادیان نے ایک فعال مرکز کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا۔ جماعتوں سے بذریعہ ڈاک اور ریل رابطہ قائم ہوا۔ سنہ ۵۲ء تک یہ نوجوان مختلف دفاتر میں معاون کارکن کی خدمات بجا لاتا رہا۔ سنہ ۵۲ء میں ہندوستان سے کئی ایک خاندان قادیان آکر آباد ہو گئے تھے۔ اور بعض درویشان کے بال بچے پاکستان سے قادیان پہنچ گئے تھے۔ متعدد درویشان ہندوستان میں شادیاں کر چکے تھے۔ مزید افراد کی آمد سے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ پر بار ناقابل برداشت ہو گیا۔ تو ارباب حل و عقد نے فیصلہ کیا کہ درویشان میں تحریک کی جائے کہ جو خود کوئی کاروبار کر کے گذارہ چلا سکتے ہوں وہ اپنے گذارہ کا بوجھ صدر انجمن سے کم کر دیں۔ چنانچہ ایک گروہ درویشان کا فارغ ہو کر اپنا کاروبار کرنے لگا۔

یہ باریک مگر بلند آواز والا ناٹے قد اور مضبوط جسم والا نوجوان بھی اس فارغ ہونے والے گروہ میں شامل تھا۔ پہلے اس نے چند اور درویشوں سے مل کر باہر کھیت میں کھڑی فصل جیسے مولیاں شلغم گاجریں بھنڈی بینگن وغیرہ خرید کر منڈی میں فروخت کرنے کا کام شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انکی مساعی میں برکت دی اور گذارہ چل نکلا۔ موسم کے مطابق باغوں کا پھل بھی خرید کر فائدہ اٹھایا گیا۔ اس طرح تھوڑی سی پونجی پاس ہو گئی تو ایک چھوٹی سی کریانہ کی دکان شروع کی جو تادم واپسیں جاری رہی۔

جون سنہ ۷۸ء کی ۲۵ تاریخ تھی۔ رات بارہ بجے کا عمل ہو گا کہ میرے دروازہ پر دستک ہوئی میں اٹھ کر دروازہ پر گیا مستری محمد دین صاحب کا بیٹا زبید تھا۔ چاچا جی جلدی چلیں چاچی جان کو کچھ ہو گیا ہے۔ میں بغیر تیاری اسی حالت میں ساتھ ہو لیا۔ جلدی جلدی گھر پہنچے۔ دیکھا چارپائی پر ایک نوجوان سوتا ہے اور ہر قسم حرکت و سکون رخصت ہے۔ نوجوان بیوی سرہانے بیٹھی۔ بیم و رجا کے سمندر میں ہچکولے کھا رہی ہے۔ میں نے جلدی سے بڑھ کر نبض دیکھی۔ سینہ پر ہاتھ رکھا۔ حرکت قلب و نبض معدوم۔ جسم گرم ہمارا بھائی محمد شفیع اپنے عہد وفاداری کو پورا کرکے کامیاب و کامران اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو چکا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

محمد شفیع صاحب سنہ ۱۹۲۵ء میں فتح گڑھ چوڑیاں کے نزدیک گاؤں بادووال میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والدین کا سایہ سر پر نہ رہا۔ بڑے بھائی نے پرورش کی۔ ان کے بھائی والدین کی وفات کے بعد جلد قادیان ہجرت کرکے آگئے تھے۔ قادیان میں محمد شفیع صاحب نے پرائمری تک تعلیم پائی پھر گھریلو حالات کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رہ سکی۔ بھائیوں کے ساتھ کام میں ہاتھ بٹاتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں حضور کی طرف سے قادیان کی آبادی کے لئے رہنے والے درویشوں کی تحریک پر لبیک کہہ کر قادیان میں رہ پڑے جب حضور نے درویشوں کو ہندوستان میں شادیاں کر لینے کی اجازت مرحمت فرمائی تو محمد شفیع صاحب کے لئے بھی یہاں کئی جگہوں پر سلسلہ جنبانی کیا گیا۔ ایک جگہ نکاح بھی ہوا مگر بعض مخصوص وجوہ سے یہ تعلق قائم نہ رہ سکا۔ اور رخصتانہ سے قبل ہی علیحدگی ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکا تھا کہ اُن کی شادی مطلوبہ خاتون صاحبہ سے ربوہ میں ہوتی۔ یہ شادی سنہ ۶۴ء میں ہوئی جس سے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار ہے۔

شادی ۳۹ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔ بیوی سے بہت محبت رکھتے تھے۔ سنہ ۱۹۶۵ء میں جنگ کے دوران بیوی اہلیہ پاکستان تھیں۔ ایک روز میں نے بیان کیا کہ بھائی محمد شفیع میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ربوہ میں ہوں۔ اور ایک خاتون محلہ الف کی طرف سے آتے ہوئے پہاڑی دروازہ کے قریب مجھے ملی۔ اور پہچان کر آپ کا حال پوچھا۔ میں نے اس خاتون سے پوچھا کہ آپ کون ہیں تو بتایا کہ میں مطلوبہ خاتون ہوں اور یہ محمد انور محمد شفیع صاحب کا بچہ ہے۔ میں نے بچے کو پیار دیا اور خیریت پوچھی۔ اس کو سن کر محمد شفیع صاحب نے فوراً چائے منگوا کر چوک میں چار پانچ دوکانداروں کو پلائی کہ مجھے بیوی اور بچے کی خیریت کی اطلاع آئی ہے۔ وہ ضرور خیریت سے ہونگے کیونکہ مومن کی خواب سچی ہوتی ہے۔

سلسلہ کی خدمت میں کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ یوں تو آپ سنہ ۵۲ء سے فارغ رہ کر خود اپنا گذارہ چلاتے تھے۔ مگر کسی بھی وقت انہیں سلسلہ کے کام کے لئے بلایا گیا تو ہمیشہ کام پر سلسلہ کی خدمت کو ترجیح دی۔ جب کبھی کوئی جنس تولنے کی ضرورت پڑتی انہیں بلایا جاتا تو پوری بشاشت قلب سے ڈیوٹی پر آتے۔ کئی دفعہ کسی گاؤں سے لنگر خانہ کے لئے دھان خریدنے کا اتفاق ہوا۔ اور انہیں اس گاؤں جا کر دھان تول کر لانے کے لئے کہا گیا تو اپنی دوکان بند کرکے بغیر کسی طمع و لالچ کے خدمت کے جذبہ سے جاتے رہے۔

سنہ ۷۲ء میں پہلی مرتبہ دل کا حملہ ہوا۔ زیر علاج معالجہ سے فائدہ ہو گیا۔ اور معمول کے مطابق کام کاج کرنے لگے پھر ڈیڑھ پونے دو سال بعد دوسری مرتبہ حملہ ہوا تو یہ بہت شدید تھا۔ کافی روز علیل رہے۔ اس کے بعد میری تحریک پر کہ اب آپکی صحت سخت محنت کی اجازت نہیں دیتی۔ آپ درخواست دے کر صدر انجمن احمدیہ سے گذارہ لے لیں۔ چنانچہ انکی درخواست پر صدر انجمن احمدیہ نے انکو نصف گذارہ دینے کا فیصلہ فرمایا۔ اور یہی صورت حال وفات تک جاری رہی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے درجات کو بلند کرے۔ اور انکی اولاد کا خود متکفل ہو۔ اور ان کے مستقبل کو روشن اور تابناک بنائے۔ اور اسلام اور احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار بزرگان کرام اور درویشان قادیان سے اپنی مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اسی طرح میرا لڑکا عزیزم ڈاکٹر رشید الدین ان دنوں بیرون میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ خاکسار۔ صلاح الدین۔ لاہور (پاکستان)

۲۔ مکرم محمد ممتاز صاحب ڈار آف ناصر آباد نمایاں کامیابی کے لئے نیز دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ انہوں نے شکرانہ فنڈ میں پانچ روپیہ اور اعانت بدر میں پانچ روپیہ دیئے ہیں۔

۳۔ خاکسار کے دادا جان عبد القادر ڈار صاحب کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ملک محمد مقبول طاہر مبلغ ناصر آباد۔ کشمیر

جماعت احمدیہ کیرنگ کا جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اور تیسری تقریر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ ... کی سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ہوئی۔ درمیان میں مکرم محمود احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی تقریر میں مکرم مولانا صاحب نے کیرنگ کے بارہ میں بعض ایمان افروز باتیں بیان کیں۔ اور نوجوانوں کو ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی تلقین کی۔ آخر میں محترم مولانا شریف احمد امینی صاحب نے ”اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ“ کے اُوپر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بعض مخالفین احمدیت کا تذکرہ کیا۔ اور تفصیل کے ساتھ اُن کے انجام پر روشنی ڈالی۔ جو ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئی۔ یہ شب دوسرا اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

تیسرا اجلاس

۲۵ تاریخ کو صبح ۹ بجے مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی صدارت میں اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت مکرم عبد اللہ بلال صاحب نے کی اور نظم مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے پڑھی۔ مکرم بشارت احمد صاحب نے ”آنحضرت صلعم کا مقام مسیح موعودؑ کی نظر میں“ کے عنوان پر مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب پی ایچ ڈی نے ”غلبہ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ واریاں“ کے موضوع پر اور مکرم شمس الحق صاحب ایم ایس سی ”مذہب اور سائنس“ کے موضوع پر اور خاکسار شیخ عبد العلیم مبلغ نے ”آنحضرت صلعم کا عدیم المثال سلوک غیر مسلموں سے“ کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب مکرم شہباز خان صاحب نے نظم پڑھی۔ آخر میں محترم صدر جلسہ نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں بعض ایمان افروز باتیں بیان کیں۔ اس کے بعد محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے بعض نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

چوتھا اجلاس

یہ آخری اجلاس مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم اور مکرم جینو دھر بلیار سنگھ سابق منسٹر اسیلاٹمنٹ نے تقریر کی اور اس کے بعد مکرم آزاد نوجوان صاحب نے تقریر کی بعدہ مکرم مولوی شیخ عزیز الدین صاحب نے غلبۂ اسلام اور احمدیت کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم راودھانا تھ رتھ صاحب کی تشریف آوری

اس اجلاس میں مکرم راودھانا تھ رتھ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ آپ نے چند منٹ تقریر کر کے جماعت کے ساتھ عقیدت و محبت کا اظہار فرمایا۔ آخر میں صاحب صدر نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس میں تبلیغی اور تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اور ہر میدان میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کے لئے نصیحت کی۔

درس: — جلسہ کے ایام میں روزانہ درس ہوتا رہا۔

آل انڈیا ریڈیو اور اخبار سماج میں احمدیت کا ذکر

جلسہ کے بارہ میں اخبار سماج میں دو مرتبہ خبریں شائع ہوئیں۔ اور آل انڈیا ریڈیو میں ایک بار خبر نشر ہوئی۔ اور پھر ۲۸ تاریخ کی شام کے سات بجے ۱۵ منٹ کا پروگرام نشر ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم کی تقریر اس کے بعد خاکسار کی تقریر اور اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان کی تقریر نشر ہوئی۔ یہ پہلا موقعہ تھا اُڑیسہ میں آل انڈیا ریڈیو پر مبلغین کی تقاریر نشر ہوئیں۔ جس سے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہوئی۔ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔ اس سال صوبہ اُڑیسہ کی تمام جماعتوں کے احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اور بعض غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شامل ہو کر پروگرام کو سُنا اور اچھا اثر لیا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم منظور ... صاحب ... آباد ایک دو سال سے پیٹ کی شدید تکلیف کی وجہ سے بہت پریشان ہیں علاج جاری ہے مگر فاقہ نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی پیٹ میں ناقابل برداشت جلن ہوتی ہے کامل صحت کے لئے احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

۲۔ مکرم ... قادر صاحب پڈر اپنے بیٹے غلام حسن کی وجہ سے بہت پریشان ہیں کیونکہ ان کا بیٹا تین ... میں رہ گیا ہے۔ انہوں نے ... پانچ روپیہ اور درویش فنڈ میں پانچ روپیہ دیتے ہوئے دُعا کی درخواست کی ہے۔

[illegible]

منقولات

بھٹو کو پھانسی دیدی گئی

”نئی دہلی ۴ر اپریل۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور برصغیر کے سرکردہ سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو کو آج بھارتیہ وقت کے مطابق صبح اڑھائی بجے راولپنڈی جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اس طرح بھٹو کے مستقبل کے بارے ایک سال سے چل رہی بحث بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ بھٹو پر اپنے سیاسی حریف محمد رضا قصوری کو ہلاک کرنے کی سازش کا الزام تھا۔ مگر حملہ میں اُس کا باپ نواب محمد احمد خاں ہلاک ہو گیا تھا۔ پھانسی دینے کے بعد بھٹو کی لاش کو ایک فوجی ہوائی جہاز میں اس کے آبائی گاؤں نو ڈیرو کے گڑھی خدا بخش قبرستان میں لے جایا گیا جو لاڑکانہ صوبہ سندھ سے ۲۱ کلو میٹر دور ہے۔ وہاں بھٹو کی لاش کو پھانسی کے ۸ گھنٹے بعد فوجی پہرہ اور ان کے رشتہ داروں کی موجودگی میں صبح گیارہ بجے دفنا دیا گیا۔ مگر اس وقت بیگم بھٹو اور بیٹی بے نظیر بھٹو موجود نہ تھیں کیونکہ وہ راولپنڈی کے پولیس کیمپ میں نظر بند ہیں .... (۳۱) قدمہ قتل میں لاہور ہائی کورٹ نے بھٹو اور اس کے چار دیگر ساتھیوں کو سزائے موت دی تھی جس کے خلاف سپریم کورٹ میں گذشتہ ایک سال سے قانونی لڑائی جاری تھی۔ سپریم کورٹ نے تمام اپیلیں رد کر دی تھیں اور جنرل ضیاء نے بھی گذشتہ رات رحم کی اپیلیں رد کر دی جو بھٹو کے کچھ رشتہ داروں، دوستوں اور اس کے وکلاء نے کی تھی ...... علاوہ ازیں بھارت کے دنیا بھر کے ممتاز سیاست دانوں اور سربراہوں نے بھی جنرل ضیاء سے بھٹو کی جاں بخشی کے لئے اپیل کی تھی۔ مگر جنرل ضیاء کا شروع سے ہی کہنا تھا کہ وہ قانونی فیصلہ کے خلاف ہرگز نہیں جائیں گے۔ اس طرح انہوں نے بین الاقوامی رائے عامہ کی پروا نہ کرتے ہوئے بھٹو کو پھانسی پر لٹکانے کا حکم دیدیا۔ بھٹو کو جن لوگوں نے جیل میں دیکھا ہے ان کا کہنا ہے کہ اس کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور وہ سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا اور اس کی شکل ڈراؤنی دکھائی دیتی تھی۔“ (ہند سماچار مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۳)

اخبارِ قادیان

★ — محترم الحاج ... صاحب پیرا ماؤنٹ چیف و امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) مورخہ ۲۵ ... کو اور محترم سید برکات احمد صاحب نیو یارک (امریکہ) سے مورخہ ... کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مورخہ ... کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ایک تربیتی جلسہ محترم سید برکات احمد صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترم حکیم محمد دین صاحب نے استقبالیہ ایڈریس انگریزی میں پیش کیا بعدہٗ معزز مہمان نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز حالات سُنائے اور بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار سیرالیون سے مجلس مشاورت میں شرکت کی غرض سے آیا۔ اور پھر اب مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان آیا۔ موصوف اپنی مقامی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ آخر میں محترم سید برکات احمد صاحب نے معزز مہمان کی تقریر کا اُردو میں خلاصہ پیش کیا۔ اور یورپ و امریکہ میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بعض ایمان افروز واقعات سُنائے محترم ملک صلاح الدین صاحب قائم مقام امیر مقامی کی اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

★ — محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ مورخہ ... کو دہلی کے راستے آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس میں شرکت کی غرض سے کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کی عدم موجودگی میں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد حدیث بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

★ — محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کی اہلیہ محترمہ مورخہ ... کو امرتسر ہسپتال سے ڈسچارج ہو کر قادیان واپس آ گئی ہیں۔ موصوفہ کی طبیعت اب پہلے سے کافی بہتر ہے کامل صحت کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی بڑی بہن محترمہ ... رشیدہ خاتون صاحبہ آف سورو عرصہ دراز سے علالت کی وجہ سے کمزور چلی آ رہی ہیں اُن کی صحت و سلامتی اسی طرح خاکسار کے بہنوئی مکرم عبد الستار خان صاحب آف سورو کے کاروبار میں برکت کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ سید قیام الدین برؔ قادیان

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

بمقام بمبئی برلا ہال چوپاٹی بتاریخ ۱۲، ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی بعض وجوہات کی بناء پر مورخہ ۲۸، ۲۹ اپریل سے ملتوی کرنی پڑی ہے۔ یہ کانفرنس اب ۱۲، ۱۳ مئی ۱۹۷۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگی۔

کانفرنس کے پہلے دن مختلف مذاہب کے علماء (ودوان) اور سکالرز اپنے اپنے پیشوایان کی سیرت و سوانح بیان کریں گے۔ یہ جلسہ برلا ہال چوپاٹی میں ہوگا۔ اور تین بجے دن شروع ہوگا۔ اس روز کوشش یہ کی جارہی ہے کہ چیف منسٹر بمبئی اس کا افتتاح فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی توفیق دے۔

دوسرے دن مورخہ ۱۳ مئی کا موضوع "ضرورتِ مذہب موجودہ زمانے میں" ہوگا۔ اس میں بھی مختلف سکالرز کو مدعو کیا جارہا ہے!!

اس کے علاوہ بمبئی میں جماعت احمدیہ کے مشن الحق بلڈنگ میں بھی دو جلسے ہوں گے۔ ایک پریس کانفرنس کے انعقاد کا بھی پروگرام ہے۔ انشاء اللہ —— احباب جماعت ہائے احمدیہ ہند کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت فرماکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور اپنی آمد سے قبل ہمیں اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خاکسار: غلام نبی نیاز فاضل بی۔اے

مبلغ جماعت احمدیہ بمبئی۔

Alhaq Building, 17- Club Back Road,
BOMBAY – 8.

رپورٹ ہائے جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جماعت ہائے احمدیہ سورو۔ بھدرک۔ کوڈالی اور پینگاڈی کی طرف سے بھی جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ لیکن بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم ماموں غلام رسول صاحب ڈار کی اہلیہ محترمہ معدے کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔ موصوف نے مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے ادا کئے ہیں۔

(۲) مکرم غلام محمد صاحب ریشی سیکرٹری جائیداد انجمن احمدیہ آسنور کی بہو محترمہ جانہ بیگم سخت علیل ہیں۔ اور آج کل شیر کشمیر میڈیکل انسٹی ٹیوٹ سری نگر میں داخل ہیں۔ انہوں نے اعانتِ بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

(۳) ہمارے ایک بزرگ مکرم غلام رسول صاحب ملک کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ان کا جسم آج کل متورم ہے —— احباب جماعت ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: ماسٹر عبدالحکیم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ آسنور (کشمیر)

(۴) —— میرے ایک عزیز دوست مکرم منیر الدین صاحب قریشی، بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا رشتہ مکرم عبداللطیف صاحب سنڈیکیٹ بنک۔ آف حیدرآباد کی دختر سے طے پایا ہے احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماکر ممنون فرمائیں۔

خاکسار: قریشی عبدالحکیم ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ گلبرگہ۔

زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے اور اس کی رضاجوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخکنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ صاحب نصاب احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم سید حمید احمد صاحب مقیم کینیڈا برادرِ اصغر مکرم ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب، درویش فنڈ کی مد میں اپنے گراں قدر عطیہ کی رقم بھجواتے ہوئے اپنی صحت یابی اور باعزت روزگار مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۲) مکرم فضل کریم صاحب لون صدر جماعت احمدیہ جلنگھم انگلینڈ اپنی مشکلات کے ازالہ اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۳) محترمہ ثریا بیگم صاحبہ مقیم لنڈن اپنی صحت یابی اور اپنے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور سالانہ امتحانات میں ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۴) عزیزہ شاہدہ شاکر صاحبہ مقیم لنڈن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب جماعت ان سب کو اپنی دردمندانہ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار: محمود احمد عارف ناظر بیت المال آمد قادیان)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

۲۲ مارچ ۷۹ء کے اخبار بدر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری علالت کی خبر اور دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ مجھے کچھ روز قبل کافی تکلیف ہوگئی تھی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مجھے پیپٹک السر (PEPTIC ULCER) تھا جس کی وجہ سے بہت خون نکل گیا تھا۔ اور بہت کمزوری ہو گئی تھی۔ اور ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ اب خدا کے فضل و رحم سے پہلے سے کافی بہتر ہوں۔ میری علالت کی خبر سے بہت سارے بھائی بہنوں نے محبت و شفقت سے دعائیں کرتے ہوئے میری خیریت دریافت کی تھی۔ میں ان سب بھائی بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفایابی عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار:۔ سید فضل احمد۔

پٹنہ (بہار)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325/ 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پلیسڈ رسول اور رڈشیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.
Phone No. 76360.
آٹو ونگس

لازمی چندہ جات اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک جلسہ کے موقعہ پر ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ یہ کام آخر ہو کر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو اس سے یہ کام رُک نہیں سکتا۔ آپؑ کا الہام ہے یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ یعنی تیری امداد وہ لوگ کریں گے جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں اللہ تعالیٰ خود ایسے آدمی لائے گا جن کے دلوں میں الہاماً وہ یہ تحریک پیدا کردے گا کہ جاؤ اور چندے دو۔ اس کے لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ مَیں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کا ایمان بڑھ جائے تو موجودہ چندوں سے چار گنا کیا اس سے بھی زیادہ دے سکتے ہیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء)

پس احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی تعمیل میں اپنی مالی ذمہ داریوں کا صحیح احساس کرتے ہوتے اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کا مالی سال ختم ہونے سے پہلے پہلے سو فیصدی ادائیگی کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب بھائیوں اور بزرگوں اور عزیزوں کے اموال اور رزق میں غیر معمولی برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۞

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت ہذا کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اس مد مذکورہ سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیر تعلیم ہیں اور جن کے والدین کی حیثیت کا دائرہ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کردی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے ۞

ناظر تعلیم قادیان

ست سندیش اور دیگر کتابچے !!

(۱) خاکسار نے مذکورہ عنوان کے تحت ۲۷ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ مرتب کیا ہے جس میں سکھ مسلم بزرگان کے خوشگوار تعلقات تاریخ کے آئینہ میں اور صداقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے گورو گرنتھ صاحب ثابت کرتے ہوئے بعض پیشگوئیوں پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے تسلی بخش جوابات پیش کئے ہیں۔

(۲) "ڈاکٹر بلی گراہم عیسائی مناد سے چار سوالات" (انگریزی)

(۳) "جماعت احمدیہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ اور مودودیوں کے بعض وساوس کا ازالہ"۔ بجواب "قادیانیت کا تعارف و جائزہ"

(۴) "سکھ دھرم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق پیشگوئیاں"

مذکورہ بالا کتب جو دوست حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ خاکسار سے حاصل کرسکتے ہیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں:-

حمید الدین شمس فاضل۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن۔
افضل گنج۔ حیدر آباد۔ (آندھرا پردیش)

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے ذمہ جو کام لگایا ہے وہ بڑا ہی اہم اور بڑا ہی مشکل ہے...... آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا یہ مجلس (مجلس انصار اللہ) اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جد وجہد کرے"

اس ارشاد سے واضح ہے کہ انصار بھائی تحریک جدید سے ہمہ گیر تعاون کے لئے مکلف کئے گئے ہیں۔ ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ مقامی جماعت سے تعاون کی خاطر اپنی تمام تر استعدادوں کو بروئے کار لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین ۞

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بہشتی مقبرہ قادیان

اِس مقدس قبرستان میں کامل الایمان۔ راست باز اور خوش قسمت احمدی ہی دفن ہوتے ہیں۔ جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم فرمودہ نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرکے اور اشاعت دین کے کاموں میں اپنے اموال بے دریغ خرچ کرکے اور شرک وبدعت اور محرمات سے پرہیز کرتے ہوئے سچے۔ صاف مسلمان کے طور پر تقویٰ کی زندگی بسر کی ہوتی ہے۔ اور دنیا میں بھی بہشتی زندگی پا لیتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں رقم فرماتے ہیں:-

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا کہ آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے، ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

لہٰذا ہر احمدی مرد اور عورت کو وصیت کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے ۞

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

درخواست دعا

خاکسار مع اہل و عیال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے چند روز قبل پاسپورٹ پر پاکستان گیا۔ جہاں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے میرے بازو کا اپریشن کیا اور اس میں ڈالی ہوئی لوہے کی سلاخ نکالی جو دو سال قبل حیدر آباد میں ایکسیڈنٹ کے بعد ڈالی گئی تھی۔ احباب جماعت بازو کے مکمل ٹھیک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدر آباد۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱/۳/۷۹ کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں برادرم مکرم محبوب احمد صاحب امروہی ابن مکرم ضمیر احمد صاحب امروہی مرحوم کے نکاح کا اعلان مکرمہ مجیدہ نصرت صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش کے ہمراہ مبلغ -/۱۵۰۰ روپے حق مہر کے عوض فرمایا۔ اس خوشی میں مکرم محبوب احمد صاحب نے پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار مبارک احمد شیخوپوری کارکن دفتر جلسہ سالانہ۔